استفتاء

حضرت مفتی صاحب اگر کسی شخص نے کسی چیز کی اجرت یا مزدوری پیشگی (ایڈوانس) وصول کر لی مثلاً کسی دکان یا مکان کو کرایہ پر لیا اور اس کا پیشگی کرایہ وصول کر لیا یا کسی کے پاس مزدوری کی اور اس کام کی مزدوری پیشگی وصول کر لی تو ایسی صورت میں جو رقم پیشگی لی ہے، اس پر زکوۃ واجب ہے یا نہیں؟

بکر کا مؤقف ہے کہ اس رقم پر زکوۃ واجب ہے، جبکہ زید کا مؤقف ہے کہ اس رقم پر زکوۃ واجب نہیں اور عمرو کا مؤقف ہے کہ احتیاطاً دونوں پر یعنی لینے اور دینے والے پر واجب ہے۔ مفتی صاحب جمہور فقہاء احناف کے نزدیک راجح قول کیا ہے؟ رہنمائی فرمائیں۔

مستفتی: محمد شیر از حقانی

الجواب باسم ملهم الصواب

اگر کسی چیز کا کرایہ یا مزدوری پیشگی (ایڈوانس) دے دی جائے، تو کرایہ یا مزدوری دینے والے پر اس رقم کی زکوۃ ادا کرنا شرعاً لازم نہیں، اس لیے کہ پیشگی دی ہوئی رقم اس کی ملکیت سے نکل گئی اور کرایہ وصول کرنے والے مالک مکان اور مزدور کی ملکیت ثابت ہو گئی، لہذا اگر وہ رقم موجب زکوۃ ہو تو لینے والے کے ذمہ اس کی زکوۃ ہو گی۔

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (391/3)

وذكر الشيخ الإمام أبو بكر محمد بن الفضل البخاري في الإجارة الطويلة التي تعارفها أهل بخارى أن الزكاة في الأجرة المعجلة تجب على الآجر؛ لأنه ملكه قبل الفسخ.

فى الخانية (253/1)

وفى الاجارة المرسومة ببخارى اذا عجل الاجرة وبقى المال فى يد الآجر سنين حكى عن الشيخ الامام ابى بكر محمد بن الفضل رحمه الله تعالى انه قال ان كانت الاجرة من الدراہم او من الدنانير كان زكاتها على الآجر لانه ملكها بالقبض وعند انفساخ الاجارة لا يلزمه رد عين المقبوض وانما يلزمه رد غيرها.

والله اعلم بالصواب

عمار یاسر شاہ عفی عنہ

کتبہ: عمار یاسر شاہ عفی عنہ

دار الافتاء صادق آباد

10/ جمادی الاول 1440ھ بمطابق 17/ جنوری 2019ء

دارالافتاء
18/11
13/5/1440

دستخط: مفتی محمد ابراہیم صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

محمد ابراہیم

مفتی

13/5/1440ھ

دستخط: مفتی احسن عزیز صاحب مدظلہ

الجواب صحیح

10/05/1440

دستخط: مفتی طارق بشیر صاحب مدظلہ

الجواب صحیح

طارق

10/5

Scanned by CamScanner